بقیہ اثبات نبوت

یہہ مضمون چونکہ جلد ۲ و ۳ کے متفرق پرچون مین متفرق طور پر چھپکر ناتمام رہگیا تہا اور بعض لوگون دآن سب پرچون کا اتفاق مطالعہ نہین ہوا اس لیٔ قبل آغاز اس مضمون کے مطالب سابقہ کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ جن کو سابق پرچے نہین پہنچے اسکے لطف سے محروم نرہین -

جلد ۲ کے نمبر ۳ سے نمبر ۲ تک ہم نے یہہ ثابت کیا تہا کہ عقل انسانی حسن و قبح اشیا (جو خدا تعالی کی رضا و عتاب و ثواب و عذاب کا متعلق ہو) قبل ورود شرع نہین سمجہتی اور اشیا پر از خود نیک و بد ہونیکا حکم شرعی نہین لگا سکتی - اسیکے ضمن مین کانشنس کا بہی ذکر کیا گیا اور نیچر خیالی اہل نیچر مین بہی خوب مباحثہ ہوا - اور یہہ ثابت کیا گیا کہ کانشنس بہی ہادی نہین ہے اور جسکو نیچر سمجہا جاتا ہے وہ بہی رہنما ہونے کو لایق نہین - اس سے یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ جبکہ الٰہیات مین تمہارے نزدیک قبل ورود شرع نہ عقل یا کانشنس رہنما ہے اور نہ نیچر رہنمائی کے لایق ہے پہر تمنے نبوت اور اُسکے ماننے کی ضرورت کو (جو منجملہ احکام شرعیہ ایک حکم ہے) کس دلیل سے سمجہا اور مان لیا ہے - اس شبہ کو مٹانے کے لیٔے دس سوال و جواب ہوئے اس ضمن مین ایک بات یہہ بہی کہی گئی تہی کہ نبوت بذات خود ثابت ہے - نبی کی تعلیمات اس قسم سے ہین کہ وہ ثبوت نبوت پر خود دلیل ہین ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب + گر دلیلی بایدت از وی رو متاب - اس امر کے اثبات کے لیٔے بیان حقیقت نبوت اور اُسکے خواص کی ضرورت ہوئی - اس بیان کے لیٔے مقدمات ذیل کی تمہید مناسب نظر آئی -

مقدمہ اولی یہہ کہ خدا تعالی قیوم عالم موجود ہے -

(۲) خدا تعالی کی حقیقت ذات و صفات کا عامہ خلایق کو علم نہین -

(۳) ہر چیز موجود کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر کسی کے دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے ٹٹولنے میں آسکے

(۴) محال و مجہول الکنہ میں فرق ہے - اول کے وجود سے انکار جائز بلکہ لازم - ثانی کے وجود سے انکار جائز نہیں -

(۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ میں نہ آوے اسکو انسان بقوت انسانی جان نہیں سکتا -

(۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزوں کا بھی علم رکھتا ہے جو حواس خمسہ سے معلوم نہو سکیں - اس مقدمہ کی تمثیل و تائید میں سچی خوابوں اور غیبی خبروں کا جو ملکی صفت لوگوں سے سرزد ہوئی ہیں ذکر کیا گیا - پھر انکے موجود ہونے پر علمی و انی دلیل کو وارد کیا - پھر اس باب میں فلاسفہ و صوفیہ کا خیال (کہ انسان کو لئے اس ملکی طاقت کا حصول اور مغیبات کا علم کسبی و اختیاری ہے) بیان کرکے اسکی غلطی کو ظاہر کیا گیا - اس غلطی کے اظہار میں جو صوفیوں سے خطاب ہوا ہے اسمیں آیات سے استدلال کیا گیا اسکا تتمہ یہہ ہے جو ذیل میں لکھا جاتا ہے - اسکے بعد بقیہ مقدمات کو بیان کیا جاویگا -

اور خدا تعالی نے سورہ لقمان میں فرمایا ہے خدا تعالی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہ

> اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الغَیثَ وَیَعلَمُ مَا فِی الاَرحَامِ - وَمَا تَدرِی نَفسٌ مَّاذَا تَکسِبُ غَدًا - وَمَا تَدرِی نَفسٌ بِاَیِّ اَرضٍ تَمُوتُ - لقمان ع ۴

مینہہ برساتا ہے - اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مریگا - اس آیۃ کی تفسیر دوسری آیۃ اور حدیث میں اسطرح آئی ہے کہ ان چیزوں کا علم بجز خدا کسیکو نہیں ہے - وہ آیۃ یہہ ہے کہ خدا کے پاس غیب کی کنجیاں

> وَعِندَہٗ مَفَاتِحُ الغَیبِ لَا یَعلَمُھَا اِلَّا اللّٰہُ - (انعام)
> قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَفَاتِیحُ الغَیبِ خَمسٌ لَا یَعلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ لَا یَعلَمُ مَا فِی الاَرحَامِ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا یَعلَمُ

ہیں - اور حدیث یہہ ہے جو ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جنکو بجز خدا کوئی نہیں جانتا - کوئی نہیں

متى يأتي المطر إلا الله ولا تدري نفس بأي أرض تموت ولا يعلم متى تقوم الساعة إلا الله (رواه البخاري) صـ ۱۸

جانتا بجز خدا کے کل کو کیا ہوگا اور کوئی نہین جانتا بجز خدا جو رحم گھٹاتی ہین اور کوئی نہین جانتا بجز خدا کے مینہہ کب آویگا اور کوئی نہین جانتا کہ وہ کہان مریگا اور کوئی بھی نہین جانتا بجز خدا کے قیامت کب آویگی۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے جو کہے کہ آنحضرت اُن پانچ چیزون کو

عن عائشة قالت من أخبرك أن محمداً يعلم الخمس التي قال الله تعالى إن الله عنده علم الساعة فقد أعظم الفرية

جانتے تھے جنکا آیتہ (ان اللہ عندہ علم الساعۃ) مین ذکر ہے اُس نے بڑا جھوٹ بولا اور خاصکر علم قیامت سے آنحضرت کا بیخبر ہونا تو صریح آیات و احادیث مین پایا گیا ہے۔ آیتہ یہہ ہے تجہہ سے قیامت کی بابت پوچھتے

يسئلونك عن الساعة أيان مرساها قل إنما علمها عند ربي لا يجليها لوقتها إلا هو — في حديث أبي هريرة أن جبريل قال للنبي صلعم أخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل — (رواه البخاري) صـ ۱۲

ہین کہ کب کہڑی ہوگی تو کہدے اسکا علم خدا کے پاس ہے اسکو وہی اپنے وقت پر کہولیگا۔ آنحضرت نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی تو آپنے فرمایا مین تجہہ سے زیادہ نہین جانتا۔

ان احادیث و آیات سے بخوبی ثابت ہوا کہ جو لوگ خیال کرتے ہین کہ ملکی طاقت کے حصول سے علم مغیبات اختیاری وغیر محدود ہو جاتا ہے یہہ غلطی ہے۔ آنحضرت سے بڑہکر اس امتہ مرحومہ مین کوئی ملکی صفتہ نہین ہے۔ اور جب آنحضرت کا علم وسیع و اختیاری نہ تہا تو اور کسی کا کب ہو سکتا ہے یہہ ایک ضمنی بات ہے جسمین غلطی صوفیہ وغیرہ کا اظہار ہوا۔ اب بقیہ مقدمات کو بیان کیا جاتا ہے۔

مقدمہ سابقہ

[یہہ مقدمہ دقیق باتون پر مشتمل ہے خصوصاً جو باتین اسکے حواشی مین بیان]

ہو چکی ہین وہ اور بہی دقیق ہین - جو لوگ اُنکو خود نہ سمجہین وہ کسی قدر اہل علم سے
اُنکا مطلب پوچہہ لین - ان باتون کے سمجہنے کو علم کے سوا ذہن ثاقب و فکر صایب
بہی بکار ہے - جو لوگ اسکا مطلب سمجہہ جاینگے کمال حلاوت علمی و عقلی پاینگے

فطرت انسانی (جو مشاہدہ مین آتی ہے (اور وہ دوسرے محاورہ مین نیچر محسوس یا نیچر حسی یا واقعی کہلاتی ہے جسکا بشری معاملات مین لایق اعتبار و اعتماد ہونا ہم سب بہی † سے مان رہے ہین جیسے نیچر عقلی و خیالی تجویزی حضرات نیچریہ سے انکار کر رہے ہین) اپنی زبان حال سے بآواز بلند اپنے فاطر و خالق و قیوم عالم کے حضور مین پکار رہی ہے کہ اے بار خدا تونے مجہہ مین ان علوم و اخلاق نیک و بد (بمعنی صفتہ کمال و نقصان)

† دیکہو مضمون (خدا کا نیچر اور ہے اور سید احمد خان کا اور) جو حصہ دوم نمبرہ جلد ۱ اشاعۃ السنۃ مین شایع ہوا ہے اور نمبر ۶ جلد ۲ کا صفحہ ۲۲۷ جس مین صاف تصریح ہے کہ پیدایش عالم اور اُسکی مربی اور محسوس حالات جنمین کثرت عقل کو دخل نہین اور اُنکو نیچر کہنے مین ہمکو نزاع نہین الخ - اور مضمون (النیچر) مین (جو اسی پرچہ مین لکہا گیا ہے) تو اس بات کی خوب ہی توضیح کی گئی ہے - یہہ بات ہم نے اس لیئے جتا دی ہے کہ ہمارے دانا دشمن اور نادان دوست یہہ نہ کہنے لگین کہ مدت سے نیچر کا ابطال کر رہے تہے اب اسی نیچر سے استدلال کرنے لگی ہین - اور یہہ جان لین کہ جس نیچر کا ابطال کرتے تہے وہ اور (نیچر عقلی و خیالی) ہے اور جس سے استدلال کیا ہے یہہ اور (حسی و واقعی) ہے جس سے ہمکو پہلے ہی اعتراف تہا - اس معنی کر نیک و بد (یا حسن و قبح) کا عقل یا نیچر سے معلوم ہونا کسیکا محل اختلاف نہین ہے دیکہو اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۱ و نمبر ۳ جلد ۲ - یہہ بہی اسی لیئے جتا یا گیا ہے کہ نا فہم لوگ ہم پر یہہ اعتراض نکرین کہ پہلے نمبر ۳ جلد ۲ مین عقل کا اور اُسکے حسن و قبح اشیاء مین بیکار ہونا ثابت کیا ہے اور نمبر ۸ جلد ۲ مین نیچر کا (حسی و واقعی کیون نہو) مثبت احکام نہ ہونا بیان کیا ہے - پہر نیک و بد ہونا اخلاق کا قبل اثبات نبوت و شرع کہان سے سمجہہ لیا - اور یہہ جان لین